الوحی المحمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دورِ حاضر کے تمدنی، علمی اور سیاسی و قومی مسائل اور رجحانات کے پس منظر میں
انسانوں کے سامنے مقاصد نبوت اور قرآن حکیم کی تعلیمات کا خلاصہ
جس میں اسلام پر مغرب کے اعتراضات کے مدلل جوابات دیے گئے ہیں۔

علامہ سید رشید رضا
مدیر المنار

ترجمہ
حافظ سید رشید احمد ارشد

حکمتِ قرآن انسٹیٹیوٹ

الوحی المحمدی ﷺ
از
علامہ سید رشید رضا
ترجمہ
حافظ سید رشید احمد ارشد

اشاعت اول: 2009ء
کمپیوٹر لے آؤٹ: ندیم احمد سولنگی
طابع: ذکی سنز پرنٹرس کراچی
ناشر: حکمت قرآن انسٹیٹیوٹ کراچی

ایڈریس:
حکمتِ قرآن انسٹیٹیوٹ
6 سندھی جماعت کوآپریٹو سوسائٹی، جوگی موڑ بس اسٹاپ
نیشنل ہائی وے کراچی۔ 75030
رابطے کیلئے 021-35000278
0313-2707097

web:www.hikmatequran.org

فہرست

کے ساتھ تشبیہ دی جاسکتی ہے جو پھولوں سے نکالا گیا ہو یا وہ ایسے شہد کی مانند ہیں جو چیدہ چیدہ پھلوں سے تیار کیا گیا ہو۔ اس میں ایسے چمن بھی نظر آئیں گے جن میں کائنات کا ہر حسن وجمال سمٹ کر آگیا ہو۔

اس موقع پر ہم ان کتابوں کا ذکر نہیں کریں گے جو آزاد خیال مغربی علماء نے ان کتابوں کی تنقید وتنقیص میں لکھی ہیں ان میں سب سے زیادہ مختصر اور عجیب وغریب ایک کتاب ہے جس کا نام "تورات وانجیل کی خرابیاں" ہے جو ایک عالم کی تصنیف ہے۔[1] ان کتابوں میں ان کتابوں کی علم، عقل اور تاریخ کے خلاف باتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ مگر قرآن کریم ان نقائص سے خالی ہے۔

کلیسا کی اسلام دشمنی:

کلیسا کے لوگوں نے جب دیکھا کہ اسلام نے بت پرستی اور مجوسیت کا خاتمہ کر دیا ہے اور قریب تھا کہ مشرق میں عیسائیت کا خاتمہ بھی ہو جائے اور اس کا نور مغرب میں بھی پھیل جائے تو انہوں نے اپنے پیروؤں کو اسلام سے دور رکھنے کے لیے اسلام سے اس کے نبی اور اس کی کتاب کے خلاف جھوٹے الزامات تراشے۔ اور فحش قسم کے سب وشتم سے بھری ہوئی کتابیں، اشعار اور گیت لکھنے شروع کیے۔ اس طرح انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ نام نہاد پرہیزگار سب سے زیادہ جھوٹے بلکہ نیکی اور صداقت کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ یہ سب کچھ انہوں نے اپنے اقتدار کو بچانے کے لیے کیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام ان سے بالکل بری ہیں۔ ان کے پیرو جو کچھ وہ کہتے ہیں اور لکھتے تھے انہیں صحیح سمجھتے رہے اور ان کی نظموں اور اشعار کو سن کر جوش میں آجاتے تھے یہاں تک کہ جب کچھ لوگوں کو اسلامی کتابوں کو پڑھنے اور مسلمانوں سے ملنے جلنے کا موقع ملا تو انہوں نے اہل کلیسا کی اچھی طرح خبر لی جیسا کہ تم "اسلام خواطر وسوانح" میں ملاحظہ کرو گے جو کاونٹ وی کاستری کی لکھی ہوئی ہے۔ اس طرح موسیو در منگھم کی کتاب "حیات محمد" فرنچ میں ہے۔ یہ دونوں مصنف روس کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کی طرح انہوں نے کھلم

[1] اس کا نام چارلس ویٹس ہے۔ کتاب ویٹس اینڈ کمپنی کے مطبع لندن میں چھپی۔ عربی میں بھی اس کا ترجمہ ہوا۔ جو مطبعۃ الموسوعات مصر میں ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ء میں چھپا۔

کھلا لکھا ہے کہ ان کے کلیسا ہی نے اسلام پر ظلم، جھوٹ اور بہتان کا طومار باندھنے میں ابتداء کی ہے اور مسلمان جواب دینے میں ادب وتہذیب کی دائرہ میں رہے ہیں۔[1]

آخر کار پروٹسنٹ فرقہ نمودار ہوا اور اس کا مذہب اینگلو سیکشن اور جرمن قوم میں پھیل گیا۔ اس کی مقبولیت کی وجہ یہ تھی کہ ان کی اصلاحی تحریک پر نور اسلام کا عکس پڑا تھا۔ بہرحال اس مذہب کے پادریوں اور مشنریوں نے بھی دروغ گوئی اور الزام تراشی میں کمی نہیں کی اور اسلام کے معاملے میں کسی قسم کا ادب واحترام روانہیں رکھا بلکہ دور حاضر میں یہی فرقہ دوسرے فرقوں سے بہت زیادہ گستاخانہ طعن وتشنیع میں مصروف رہا مگر ان کے آزاد خیال علماء کی ایک جماعت رومن کیتھولک فرقہ سے زیادہ تعداد میں ایسی بھی ہے جنہوں نے صاف اور واضح الفاظ میں اسلام کے ساتھ انصاف کیا ہے اور اس سے ہدایتیاب بھی ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی تربیت میں آزادی اور مستقل مزاجی بہت مستحکم

[1] موسیو در منگھم اپنی کتاب "حیات محمد" میں رقمطراز ہیں (اس کے عربی ترجمہ از ڈاکٹر محمد ھیکل کے ذریعہ یہ ترجمہ منقول ہے۔) "جب اسلام اور عیسائیت میں جنگ شروع ہوئی تو قدرتی طور پر مخالفتوں اور غلط فہمیوں کی خلیج وسیع ہوتی گئی اور یہ معاملہ بڑھتا گیا۔ انسان کو اس بات کا اعتراف کر لینا چاہئے کہ مغربی لوگ ہی مخالفت میں آگے بڑھے تھے۔ جان داماسن کے علاوہ بازنطینی (رومی) مناظرہ بازوں نے اسلام کے مطالعہ کی زحمت اٹھائے بغیر اسے حقارت کا نشانہ بنالیا۔ ان کے مصنفوں نے اور شعراء نے مسلمانان اندلس کے ساتھ بدترین گالیوں کے ساتھ جنگ کی۔ انہوں نے فرض کرلیا کہ حضرت محمد ﷺ (نعوذ باللہ) اونٹنیوں کے چور تھے۔ عیش وعشرت کے دلدادہ اور جادوگر تھے۔ وہ آپ کو ڈاکوؤں کی ٹولی کا سردار بھی سمجھتے تھے بلکہ یہ بھی فرض کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ ایک رومی پادری تھے جو اس لئے ناراض ہوگئے تھے کہ انہیں پاپائیت کی کرسی کے لئے نہیں منتخب کیا گیا تھا۔ بعض کے خیال میں آپ ﷺ جھوٹے خدا تھے۔ جس پر انسانوں کو بھینٹ چڑھایا جاتا تھا۔ گیبرڈ نوجن جیسا سنجیدہ اہل قلم بھی یہ ذکر کرتا ہے کہ محمد (ﷺ) (نعوذ باللہ) کی وفات نشے کی حالت میں ہوئی اور ان کی نعش کوڑے میں پائی گئی۔ جسے جابجا سوروں نے کھالیا تھا۔ اس نے یہ اس لئے لکھا تھا تاکہ اسلام میں شراب اور اس جانور کے حرام ہونے کا سبب بتاسکے۔ گیتوں میں تو یہاں تک لکھا گیا ہے کہ محمد ﷺ کا طلائی میت بنادیا گیا اور اسلامی مساجد کو بت خانہ قرار دیا گیا جو بتوں اور تصویروں سے لبریز رہتی ہے۔ انطاکی گیتوں کے مؤلف نے اس آدمی کی گفتگو نقل کی ہے جس نے ماھوم (محمد) کا بت خالص سونے اور چاندی کا ڈھلا ہوا دیکھا تھا اور جڑاؤ ہاتھی پر سوار تھا۔ رولاں کے گیتوں میں دکھایا گیا ہے کہ بادشاہ شارلمان کے شہسوار اسلامی بتوں کو توڑ رہے ہیں۔ اس شخص نے دعویٰ کیا ہے کہ مسلمانان اندلس ایک تالوث کی عبادت کرتے تھے جو ترفاجان ماھوم (محمد) اور ابولون سے مرکب تھا۔ قصہ محمد کا مولف کہتا ہے کہ اسلام عورت کو متعدد شوہر (بیک وقت) کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ الغرض اسی طرح بغض وکینہ اور خرافات کا دور دورہ رہا۔ روڈلف دادہم کے زمانے سے لے کر آج تک نیکولاڈکینز، فیفس، مراتشی، ہوگنگر بیلیا، تلارا، برہد وغیرہ بہت سے لوگ ہوئے، سب نے یہی کہا کہ محمد دجال تھے اور اسلام شیطانی کام ہے۔ مسلمان وحشی ہیں اور قرآن خرافات کا مجموعہ ہے۔ ان کی مراد یہ ہے کہ اس کے ترجمہ میں ابہام ہے۔ مزید ملاحظہ ہو ترجمہ کتاب الاحلام خواطر وسوانح عربی ترجمہ لناحمد فستی اغلول نقل کفر کفر نباشد۔ (مترجم)